دلائل و براہین سے لبریز ایک جامع تحقیق

روضۂ قطب المدار کے طواف کا شرعی حکم

بنام تاریخی

طوافِ استفاضہ

1443ھ

مصنف: حضرت علامہ و مولانا مفتی الحاج الشاہ

ابوالحماد محمد اسرافیل حیدری المداری

آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف، کانپور نگر یوپی انڈیا

ناشر

محمد کامل ثمر جیلانی/سلیمان جیلانی

برا-6، ہری مسجد، کانپور نگر

قیمت: -/Rs.30

دم مدار بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب: اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُكَ الْهِدَايَةَ وَتَوْفِيْقَ الصَّوَابِ

صحیح بخاری ومسلم میں حدیث مشہور ہے:

"مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

(صحیح بخاری، ج1: ص42: کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... ، دارالکتب العلمیہ بیروت، صحیح مسلم، ج1: ص424: : کتاب الزکاۃ، باب النھی عن المسئلۃ، دارالکتب العلمیہ بیروت)

خانۂ کعبہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے، رب تعالیٰ کی جلوہ گاہ ہے، منظور نظر الٰہی ہے، اور مقام نزول رحمت باری تعالیٰ ہے، اسے بیت اللہ اور ارض مقدسہ ہونے کا شرف حاصل ہے، خانۂ کعبہ کا طواف رکن حج وعمرہ ہے، خانۂ کعبہ کا طواف عبادت ہے حتی کہ خانۂ کعبہ مقدسہ کو دیکھنا بھی عبادت قرار دیا گیا ہے، چنانچہ ابو شیخ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے:

"اَلنَّظَرُ اِلَى الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ"

ترجمہ: کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج9: ص97: کتاب الآداب/ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم/ الفصل الثالث، دارالکتب العلمیہ بیروت)

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے:

"خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ. قِلَّةُ الطَّعَامِ وَالْقُعُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَالنَّظْرُ إِلَى الْكَعْبَةِ وَالنَّظْرُ إِلَى الْمَصْحَفِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّقْرَأَهُ وَالنَّظْرُ فِي وَجْهِ الْعَالِمِ"

ترجمہ: پانچ چیزیں عبادت ہیں، کم کھانا، مساجد میں بیٹھنا، کعبہ کو دیکھنا، بغیر پڑھے مصحف کی طرف نظر کرنا اور عالم کے چہرے کو دیکھنا۔

(مسند الفردوس، ج2: ص195: حدیث نمبر 2969: دارالکتب العلمیہ بیروت)

اور جامع صغیر مطبوعہ مکہ معظمہ 243ص پر بھی نسائی اور دارقطنی کے حوالہ سے ہے:

"خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ اَلنَّظْرُ إِلَى الْمَصْحَفِ وَالنَّظْرُ إِلَى الْكَعْبَةِ وَالنَّظْرُ إِلَى الْوَالِدَيْنِ وَالنَّظْرُ فِي زَمْزَمَ وَهِيَ تَحُطُّ الْخَطَايَا"

ترجمہ: پانچ چیزیں عبادت ہیں، مصحف کی طرف دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کی طرف نظر کرنا، زمزم کو دیکھنا اور یہ چیزیں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

بلکہ خانۂ کعبہ کو دیکھنا خاص ایمان کی نشانی ہے، چنانچہ درمنثور میں امام سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اثر "الازرقی اور الجندی" کے حوالے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں:

"أَخْرَجَ الْأَزْرَقِيُّ وَالْجُنْدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: اَلنَّظْرُ إِلَى الْكَعْبَةِ مَحْضُ الْإِيْمَانِ"

ترجمہ: خانۂ کعبہ کو دیکھنا محض ایمان ہے، یعنی خالص ایمان کی علامت ہے۔

نیز یہی ازرقی اور جندی حضرت سعید بن مسیب سے ایک اثر کی تخریج کرتے ہیں:

"مَنۡ نَظَرَ إِلَى الۡكَعۡبَةِ إِيۡمَانًا وَّ تَصۡدِيۡقًا، خَرَجَ مِنَ الۡخَطَايَا كَيَوۡمِ وُّلِدَتۡهُ أُمُّهٗ"

ترجمہ: جس نے کعبۂ معظمہ کا ایمان کی حالت میں تصدیق قلبی کے ساتھ دیدار کیا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہوگیا، گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

نیز ابو سائب مدنی سے مروی ہے:

"مَنۡ نَظَرَ إِلَى الۡكَعۡبَةِ إِيۡمَانًا وَّ تَصۡدِيۡقًا، تَحَاتَتۡ ذُنُوۡبُهٗ كَمَا يَتَحَاتُ الۡوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ"

یعنی جس نے کعبہ شریف کو ایمان وتصدیق کی حالت میں دیکھا، تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں، جیسے درخت سے پتے۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت عطا سے روایت کی ہے:

"اَلنَّظَرُ إِلَى الۡبَيۡتِ عِبَادَةٌ"

یعنی بیت اللہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

اسی طرح حضرت ابن ابی شیبہ اور جندی نے حضرت طاؤس سے روایت کی:

"اَلنَّظَرُ إِلٰى هٰذَا الۡبَيۡتِ أَفۡضَلُ مِنۡ عِبَادَةِ الصَّائِمِ الۡقَائِمِ الدَّائِمِ الۡمُجَاهِدِ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ"

ترجمہ: خانۂ کعبہ کو دیکھنا شب زندہ دار اور مجاہد فی سبیل اللہ کی عبادت سے بہتر ہے۔

(درمنثور، ج:1، ص:250، سورۃ البقرہ:127، دار الکتب العلمیہ بیروت)

مقصد یہ ہے کہ خانۂ کعبہ کو تفکر کے ساتھ دیکھنا اور یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی عظمت شان اور مہابت وتعظیم بلند فرمائی ہے، کار عبادت ہے۔

طواف کی لغوی تحقیق

طواف کا لفظی معنیٰ گھومنا اور چکر لگانا ہے، چنانچہ مفردات راغب اصفہانی میں ہے:

"مِنۡهُ الطَّائِفُ لِمَنۡ يَّدُوۡرُ حَوۡلَ الۡبُيُوۡتِ حَافِظًا"

ترجمہ: لفظ طواف سے طائف ماخوذ ہے، اور طائف وہ ہے جو لوگوں کے گھروں کے آس پاس برائے حفاظت چکر لگاتا ہے۔

(المفردات فی غرائب القرآن، ص314: ، باب الطاء مع الواو، مطبوعہ کراچی)

قرآن حکیم میں ہے:

"يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ"

ترجمہ: ہمیشہ رہنے والے لڑکے ان کے پاس چکر لگائیں گے۔

(سورہ واقعہ، آیت:17)

دوسری جگہ حکم ہے:

"يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِكَأۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ"

ترجمہ: ان پر طواف کیا جائے گا پیالوں میں، وہ پانی لے کر جو آنکھوں کے سامنے بہتا ہے۔

(سورۃ الصافات:45)

مزید فرمان باری تعالیٰ ہے:

"يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّ أَكۡوَابٍ"

ترجمہ : چاندی کے برتن اور کوزے لے کر ان جنتیوں پر طواف کیا جائے گا۔

(سورۃ الدھر:15)

مزید ارشاد ہے :

"طَوَّافُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ"

ترجمہ: تمھارے نوکر غلام تمھارے گرد بکثرت طواف والے ہیں۔

(پارہ:24، آیت نمبر:58)

ان آیات میں طواف گھومنے اور چکر لگانے کے معنی میں ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں طواف گرد گھومنے اور چکر لگانے کے معنیٰ میں استعمال ہوا، چنانچہ ابو داؤد اور ابن ماجہ میں ہے:

"لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ"

ترجمہ : آج رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا کہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں، وہ تم میں بہتر لوگ نہیں، جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔

(سنن أبي داود، کتاب النکاح، باب في ضرب النساء/سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب القسمۃ بين النساء)

بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مشہور واقعہ مذکور ہے کہ آپ بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہیں، یارسول اللہ! میرے والد حضرت عبد اللہ جنگ احد میں شہید ہو گیے، اور بہت قرض چھوڑ کر گیے، آپ دعا فرما دیں۔ حضرت جابر کو حکم ہوا کہ جو کھجوریں تمھارے پاس ہوں، ان کا الگ الگ ڈھیر لگاؤ، حضور ﷺ

تشریف لے گئے، حضرت جابر عرض کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمارے حال پر نظر فرمائی، أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، یعنی ان میں سے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار طواف کیا، اور اسی پر بیٹھ گیے، پھر اس ڈھیر سے قرض خواہوں کے قرض ناپ ناپ کر دینے لگے، سب کا قرض ادا ہو گیا اور سارے ڈھیر سلامت بچے رہے۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب قوله: إذ همت طائفتان...)

اس حدیث میں طواف اپنے لفظی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

طواف کا اصطلاحی مفہوم

شریعت مطہرہ کی اصطلاح میں مخصوص طریقے سے حج و عمرہ ادا کرنے کے دوران کعبۂ مقدسہ کے سات چکر لگانے اور مخصوص دعا کرنے کو طواف کہا جاتا ہے، اور کعبے کے گرداگرد جہاں طواف کیا جاتا ہے، اسے مطاف کہتے ہیں۔ جس طرح نماز پڑھنے کے لیے بدن اور لباس کی پاکی شرط ہے، حیض و نفاس والی عورت نماز نہیں پڑھ سکتی، جنبی کی نماز نہیں ہوتی، اسی طرح خانۂ کعبہ کے طواف کے لیے اسلام میں کچھ شرائط مقرر ہے:

1۔ سب سے پہلے طواف کرنے کے لیے طواف کی نیت ضروری ہے، بے وضو طواف کعبہ جائز نہیں۔

2۔ طوافِ کعبہ کے لیے ستر عورت کی شرط ہے۔

3۔ ترتیب یعنی دائیں طرف سے حجر اسود کے عین سامنے سے اس طرح طواف کریں کہ بایاں بازو کعبہ کی طرف رہے۔

4۔ حرم کے اندر طواف کرنا یعنی مسجد حرام سے باہر نکل کر چکر لگانے سے طواف ادا نہیں ہوگا۔

5۔ جو معذور نہیں ہے، وہ پیادہ پا طواف کرے۔

6۔ حطیم کو طواف میں شامل کرے۔

7۔ بعد طواف صفا و مروہ کی سعی کرے۔

یہ تو خانۂ کعبہ کے طواف کے شرائط ہیں، خانۂ کعبہ کا طواف حضرت آدم علیہ السلام سے جاری ہے، کتب تفاسیر میں صراحت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد حضرات انبیاے کرام بیت اللہ شریف کا طواف کیا کرتے تھے۔

قرآن مقدس میں ہے:

"وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ"

ترجمہ: میں نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکیدی حکم کیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف میں بیٹھنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک و صاف رکھو۔

(سورۃ البقرہ 125:)

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ طواف ان انبیاے سابقین کے دور سے ہوتا چلا آرہا ہے۔

چونکہ مٹی کی اصل خانۂ کعبہ کا مقام ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں کعبہ کے

ذریعہ ہی کائنات عالم میں ترسیل ہوتی ہیں، اس لیے خانۂ کعبہ کا ہر سمت سے طواف کر کے اپنی اصل کو گویا ریچارج کیا جاتا ہے، اور حکم الٰہی کو بجالا کر حق عبودیت کو ادا کیا جاتا ہے۔

طوافِ قبورِ صالحین تحقیقی عدالت میں

یہ تو خانۂ کعبہ کے طواف کی بات ہے، رہا اولیاء اللہ کے قبور و مراقد کا طواف تو تقرب و تعظیم اور عبادت سمجھ کر یا بنیت تعظیم قبر، مرقد، مقبرہ اور مزار کا طواف ممنوع و حرام قرار دیا گیا ہے، البتہ اگر کسی ولی اللہ کے مرقد اور مزار شریف کا طواف برکت حاصل کرنے کی نیت سے کرتا ہے اور مزار شریف کے ہر چہار جانب سے استفاضہ حاصل کرنے کی غرض سے اس کے گرداگرد چکر لگاتا اور طواف کرتا ہے، تو یہ بلاشبہ جائز و مستحسن ہے۔

چنانچہ سلسلہ رضویہ کے امام اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ اپنے فتاوی کی کتاب فتاوی رضویہ جلد/ ۲۲ میں فرماتے ہیں :

" یونہی اگر طواف مقصود بالذات ہو مگر اس سے غرض و غایت تعظیم مراد نہ ہو بلکہ مثلا محض تبرک و استفادہ ہو تو اس کے منع پر بھی شرع سے کوئی دلیل نہیں۔ مزار انور حضور سید اطہر ﷺ پر تو ثابت ہے کہ روزانہ صبح کو ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں، اور مزار اطہر کے گرد حلقہ باندھے ہوئے صلات و سلام عرض کرتے ہیں، شام کو وہ بدل دیے جاتے ہیں، اور ستر ہزار اور آتے ہیں کہ صبح تک ماہ رسالت پر ہالہ ہو کر

صلات وسلام عرض کرتے ہیں، اور ظاہر ہے کہ ہر گلے را رانگ و بوے دیگر است (ہر پھول کا ایک نیا رنگ اور جُدا گانہ خوشبو ہے) محبوبان خدا کے مقام متفاوت ہوتے ہیں، اور افاضۂ برکات میں ان کے احوال مختلف اور مفیض مستفیض میں کچھ نسبت خفیہ ہوتی ہے، جو اسے معلوم نہیں کہ ان میں سے کس کے ساتھ حاصل ہے، لہٰذا یہ دریوزہ گرمحتاج روضۂ اطہر کے گرد دورہ کرتا ہے، اس امید پر کہ ان بندگان معصومین پر فرداً فرداً گزرے اور ان میں سے جس کسی کی نظر اس پر پڑ جائے، اس کا کام بنادے، علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیدی شیخ الشیوخ شہاب الملۃ والحق والدین سہروردی قدسنا اللہ الکریم ایام منیٰ میں مسجد خیف شریف میں صفوں پر دورہ فرماتے ہیں، کسی نے وجہ پوچھی، فرمایا:

"إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا إِذَا نَظَرُوْا إِلٰى أَحَدٍ أَكْسَبُوْهُ شَهَادَةَ الْأَبَدِ"

اللہ کے کچھ بندے ہیں کہ جب ان کی نگاہ کسی پر پڑ جاتی ہے، اسے ہمیشہ کی سعادت عطا فرمادیتا ہے، میں اس نگاہ کی تلاش میں دورہ کرتا ہوں"

(فتاویٰ رضویہ، ج22: ص394: / 395، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جناب فاضل بریلوی مزید فرماتے ہیں:

"یہ تعرض نفحات رحمۃ اللہ ہوا جس کا خود حدیث میں حکم ہے، اولیاے کرام وارثان سرکار رسالت ہیں، ممکن کہ ملائکہ ان کے مزارات کے گرد بھی ہوں، اور ایسے امور میں علم درکار نہیں، تعرض نفحات کی شان یہ ہے کہ شاید ولعلّ پر ہو، مع ہذا مزارات اولیاے کرام ہر جانب سے ممر اقدام صلحاے عظام ہوتے ہیں، سیدنا عیسیٰ علی نبینا الکریم وعلیہ الصلاۃ والسلام سے عرض کی گئی کہ حضور ایک جگہ قیام کیوں نہیں فرماتے، شہروں شہروں، جنگلوں جنگلوں دورے کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا: اس

امید پر کہ کسی بندۂ خدا کے نشان قدم پر قدم پڑ جائے، تو میری نجات ہو جائے، جب نبی اللہ و رسول اللہ کہ خمسہ اولو العزم میں ہیں کہ صلوات اللہ وسلام علیہم، ان کا یہ ارشاد تواضع ہے، تو ہم سخت محتاج ہیں، علاوہ بریں یہاں تک نکتہ دقیقہ اور ہے۔ وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ (اس کو بڑی قسمت اور مقدر والے ہی پاسکتے ہیں)۔ شریعت مطہرہ نے انسان کے سر سے پاؤں تک جمیع جہات میں جدا جدا احکام رکھے ہیں، چہرہ پر جو احکام ہیں، پاؤں پر نہیں۔ دہنے ہاتھ پر جو احکام ہیں، پاؤں پر نہیں۔ وعلیٰ ہذا القیاس اور احکام مختلفہ کے ثواب بھی مختلف رنگ کے ہیں۔ یونہی سر سے پاؤں تک جملہ جوارح میں معاصی جدا جدا ہیں، اور ہر معصیت ایک جداگانہ رنگ کا مرض ہے۔ اور ہر مرض کا علاج اس کی ضد سے ہے، تو یہ مریض معاصی اس سراپا مجموعہ برکات کے گرد دورہ کرتا ہے کہ اس کے ہر عضو و ہر جہت کی رنگ برنگ برکات سے فیض اور اپنے ہر عضو و ہر جہت کا مرض دور کرے، امام مبرد کامل میں پھر امام علامہ عارف باللہ کمال الدین دمیری پھر سیدی علامہ محمد بن عبد اللہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

"مِمَّا كَفَّرَ بِهِ الْفُقَهَاءُ الْحَجَّاجَ أَنَّهُ رَأَى النَّاسَ يَطُوْفُوْنَ حَوْلَ حُجْرَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا يَطُوْفُوْنَ بِأَعْوَادٍ وَّرَمَّةٍ"

یعنی حجاج نے مسلمانوں کو دیکھ کر روضۂ انور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کر رہے ہیں، اس طواف سے اس نے ایک نہایت ملعون لفظ کہا، جس پر فقہاے کرام نے اس کی تکفیر کی۔ وہ زمانہ بکثرت صحابہ کرام کی رونق افروزی کا تھا، خصوصا مدینہ طیبہ میں تو یہ طواف کرنے والے حضرات اگر صحابہ کرام نہ تھے، لا

اقل تابعین تھے۔"

(فتاویٰ رضویہ، ج,22: ص395: / ,396 مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور)

سلسلۂ رضویہ کے اعلیٰ حضرت اور امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ بڑے صریح الفاظ میں فتاوی رضویہ میں رقم طراز ہیں:

"بالجملہ اگر طواف مقصود بالذات نہیں، جب تو جواز ظاہر اور اگر مقصود بالذات ہے تو صرف فرق نیات ہے، اگر بنیت تعظیم قبر ہے، تو بلا شبہ حرام ہے، اور تبرک و استفادہ وغیرہما نیات محمودہ سے ہے، تو فی نفسہ اس میں حرج نہیں، اور یہ ٹھہرالینا کہ اس میں مسلمان کی نیت طواف سے تعظیم قبر ہے، قلب پر حکم ہے، اور یہ غیب کا ادعا اور محض حرام ہے"

(مرجع سابق، ج22: ص399: ، رضافاؤنڈیشن لاہور)

فتاوی رضویہ کی اس عبارت سے مسئلۂ طواف واضح ہوگیا، کہ اگر عبادت مقصودہ سمجھ کر طواف قبر کرے، تو ناجائز و حرام ہے، اور اگر حصول برکت اور قبور صالحین سے فیض حاصل کرنے کی نیت سے طواف کرے تو جائز ہے، فی نفسہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضور مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا گیا کہ انسان افضل ہے یا کعبہ؟ آپ ارشاد فرماتے ہیں: انسان پر ذات الٰہی کا پرتو ہے اور کعبۂ مقدسہ پر صفات الٰہی کا پرتو ہے، اس لیے انسان کامل کعبہ سے افضل ہے۔ اور اسی لیے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ وہ مٹی جو حضور اکمل الانسان سید عالم ﷺ کے جسد پاک سے متصل ہے، وہ عرش اور کعبہ سے بھی افضل ہے۔

ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ: "مکّہ افضل ہے یا مدینہ؟" اس

بزرگ نے اپنا بٹوہ نکالا اور کہا: اس کی قیمت پانچ روپے ہے، اس میں اگر میں ایک لاکھ روپے کا ہیرا جڑدوں تو پھر اس کی قیمت بڑھ جائے گی اور بجائے پانچ روپے کے ایک لاکھ ہوجائے گی۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سب سے زیادہ قیمتی وجود حضور سرورِ عالم ﷺ کا ہے۔

حضرت یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہ النورانی اپنی کتاب جواہر البحار میں رقم طراز ہیں:

"حضور نبی اکرم ﷺ اگر زمین پر ہوں تو زمین آسمان سے افضل اور اگر حضور نبیِ اکرم ﷺ آسمان پر ہوں تو آسمان زمین سے افضل، اسی اصول کی بنا پر حضور نبیِ اکرم ﷺ اگر مکّہ میں ہوں تو مدینہ سے مکّہ افضل اور اگر حضور نبیِ اکرم ﷺ مدینہ میں ہوں تو مدینہ مکّہ سے افضل، فضیلت کا موجب حضور نبیِ اکرم ﷺ کا وجودِ باجود ہے، حضور نبیِ اکرم ﷺ مکّہ میں تھے تو خدائے تعالیٰ نے مکّہ معظّمہ کی قسم یاد فرمائی اور فرمایا: اس شہر (مکّہ) کی قسم ہے۔ (سورۃ البلد، آیت ۱:) کیوں؟ کیا اس لیے کہ اُس میں اُس کا گھر (کعبہ) ہے؟ نہیں! کیا اس لیے کہ اس میں صفاو مروہ کی پہاڑیاں ہیں؟ نہیں! کیا اس لیے کہ اُس میں چاہ زم زم ہے؟ نہیں! تو پھر خدا نے اس شہر کی قسم کیوں یاد فرمائی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! تم اس میں تشریف فرما ہو۔ (سورۃ البلد، آیت: ۲) "حضور نبیِ اکرم ﷺ کی قبر شریف کی جگہ ساری روئے زمین سے افضل ہے بلکہ اس بات پر اجماع ہے کہ جو شے حضور ﷺ کے اعضائے مبارکہ سے مس ہوئی، وہ کعبہ سے بھی افضل ہے، ابن عساکر نے تحفہ میں اور تاج الدین سبکی نے ابن عقیل حنبلی سے نقل کیا ہے کہ وہ شے عرش سے بھی افضل ہے، اور تاج فاکہی نے صراحت فرمائی کہ وہ شے تمام آسمانوں سے افضل

ہے۔"

(جواھر البحار فی فضائل النبی المختار، ج 4: ص 13:-14، جواہر سمہودی علیہ الرحمہ، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

قطب المدار چونکہ خلیفۃ اللہ فی الارض ہوتا ہے ظہور انوار ذات کا مرکز ہوتا ہے اور نائب رسالت ہوتا ہے، عالم میں منظور نظر الٰہی ہوتا ہے، اور کارخانۂ ہستی و توابع ہستی کا اجرا اسی کے ہاتھوں سپرد ہوتا ہے، حق تعالیٰ کا فیض اسی کے واسطے عالم اور سارے جہان کو پہنچتا ہے، وہ جہاں قدم رکھ دیتا ہے، وہ جگہ بقعۂ رحمت اور مہبط فیض بن جاتی ہے، برکات انعامات الٰہیہ کا نزول وہاں ہونے لگتا ہے، چنانچہ امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی لطائف المنن میں رقم فرماتے ہیں:

"رُوحَانِيَّةُ الْوَلِيِّ إِذَا دَخَلَ مَكَانًا أَوْ مَشٰى فِيْ أَرْضٍ تَبْقٰى تِلْكَ الرُّوحَانِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ كَمَا يَشْهَدُهُ أَرْبَابُ الْقُلُوْبِ فَكَيْفَ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ كَانَ مَسْكَنَ الْوَلِيِّ لَيْلًا وَّ نَهَارًا"

ترجمہ: ولی کی روحانیت کی یہ شان ہے کہ جب وہ کسی مکان میں داخل ہوتا ہے، یا کسی سرزمین میں قدم رنجہ ہوتا ہے، تو اس کی روحانیت کی برکت اس مکان میں چھ ماہ تک بنی رہتی ہے، جیسا کہ ارباب قلوب کا مشاہدہ ہے، تو کیا عالم ہوگا اس مکان شریف کا جہاں دن رات اللہ کے ولی کا قیام رہتا ہے۔

(لطائف المنن، ص 522:، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

بہ مقامے کہ نشان کف پاے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

حضرت مولانا سلیمان قادری پھلواری شریف قدس سرہ فرماتے ہیں:

"بزرگوں کی خانقاہوں اور عبادت گاہوں کا بلکہ ان کے مکانوں کا بھی نہایت ادب کرنا چاہیے، ان بزرگوں کی روحانیت کا ان جگہوں میں گہرا اثر ہو جاتا ہے، اس کو ارباب نظر دیکھتے ہیں، اگرچہ عوام کی نظر سے یہ بات پوشیدہ ہے۔"

(شمس المعارف، ص 428:، مطبوعہ مرکز علوم اسلامیہ کراچی)

پھر اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"عجیب وغریب بات ہے کہ جب حضرت بدیع الدین مدار قدس سرہ کے چلے پر پہنچا، جہاں اس جناب نے سالہا سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی، تو بس اس مقام پر کھڑا ہونا تھا کہ ایک استغراقی تجلی نے اپنے آپ میں گم کر دیا اور کئی دن تک اس کا اثر محسوس ہوتا رہا"

(مرجع سابق، ص 429:، مطبوعہ مرکز علوم اسلامیہ کراچی)

حضور سیدنا بدیع الدین مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کا مرقد منور تو خاص انوار و تجلیات الٰہیہ کا گہوارہ اور رحمت و برکات رحمانیہ کا مہبط ہے، اہل نظر جب بارگاہ مداریہ میں حاضر ہوتے ہیں، تو خاص انوار و برکات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ عالم گیر اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ قطب المدار سید احمد بدیع الدین زندہ شاہ مدار طور تمثال میں برق تجلیٔ انوار مثال کو اپنی نگاہوں سے باکمال دیکھا، تو بے ساختہ پکار اٹھے ؎

بیا کہ اوج کمالات را ظہور ایں جاست
بیا کہ مرجع ہر قیصر و قصور ایں جاست
جناب اقدس شہنشاہ مدار جہاں
بپاے دیدہ بیا و ببیں کہ نور ایں جاست

اس حقیر ناچیز ابوالحماد محمد اسرافیل غفرلہ ربہ الجلیل نے بارہا مشاہدہ کیا کہ مغرب کی سمت دریائے ایسن کی جانب سے ایک نور کا بقعہ اڑتا آیا اور حضور مدار پاک کے گنبد شریف میں سما گیا اور ایسا کیوں نہ ہو۔

ہر اوج ہر کمال کا مظہر ہے اس جگہ
امید گاہ شاہ و تونگر ہے اس جگہ
آنکھوں کے بل جو ار مدار جہاں میں آؤ
دیکھو کہ نور خالق اکبر ہے اس جگہ

انبیائے کرام اور اولیائے عظام اللہ تعالیٰ کے منتخب بندے ہوتے ہیں، ان کی ذوات طیبات سراپا برکت ہوتی ہیں، جیسا کہ سورۂ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں ارشاد ہے:

"وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ"

ترجمہ: اس رب نے مجھے بابرکت بنایا، میں جہاں رہوں۔

(سورۂ مریم:31)

اور ان اولیاء اللہ اور انبیائے کرام کے مقامات و مراقد بھی برکات و حسنات کے مراکز ہوتے ہیں، جیسا کہ پندرھویں پارہ میں سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں ہے:

"سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ"

ترجمہ: پاکی ہے اس رب کی جو اپنے بندے کو رات کے ایک مخصوص حصے میں

لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، مسجد اقصی (جو انبیا کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام اور قبلۂ حاجات ہے) اس کے پاس ہم نے برکت رکھی ہے، تا کہ اپنے خاص بندے کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

(پارہ15:، آیت نمبر1:)

آٹھویں صدی کے مجدد اور غوث العالم سرکار سیدنا حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں:

"بزرگوں کی قبروں کی زیارت بھی صوفیا کے لیے اہم ہے، اصحاب طریقت نے زیارت قبور سے بھی فیض حاصل کیا ہے"

"حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"نقل است کہ سلطان المشائخ بزیارت مرقد متبرک حضرت خواجہ قطب الدین رفتند، و در حین طواف بخاطر شریف رسید کہ آیا از یں توجہ من روحانیت ایشاں اشعار داشتہ باشد، ہنوز ایں خطور بتمام نشدہ بود کہ از مرقد منور ایشاں صدای برآمد، بعبارت فصیحہ ایں مضمون شعر خواند۔

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجان گر تو آئی بہ تن
مداں خالی از ہم نشینے مرا
بہ بینم ترا گر نہ بینی مرا"

"روایت ہے کہ سلطان المشائخ ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین کے مرقد کی

زیارت کے لیے گ※ تھے،طواف کے وقت خیال آیا کہ معلوم نہیں خواجہ کی روح کو میری خبر ہے کہ نہیں، جیسے ہی یہ خطرہ دل میں آیا،مرقد مبارک سے آواز آئی:

(1) مجھ کو اپنی طرح زندہ سمجھو،تم بدن سے اگر آتے ہو تو میں جان سے آتا ہوں

(2) مجھ کو اپنی ہم نشینی سے خالی نہ جانو،میں تم کو دیکھ رہا ہوں،خواہ تم مجھ کو نہ دیکھو۔

(لطائف اشرفی،ج2:،ص28:،لطیفہ ہفدہم در بیان آداب صحبت و زیارت مشایخ و قبور،مطبوعہ نصرۃ المطابع دہلی)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ سلطان المشایخ حضرت نظام الدین اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرقد شریف کی زیارت کرنے جاتے تو قبر شریف کا طواف کرتے تھے۔

مزید آگے فرماتے ہیں:

مشایخ کے سامنے زمین پر سر رکھنا سجدہ نہیں بلکہ معبود حقیقی کے اس نور کی تعظیم ہے جو مشایخ اور اولیا کے قلوب پر متجلی ہوتا ہے،جب زیارت قبور کے لیے جائے،تو پائنتی کی طرف داخل ہو اور تین یا سات بار قبر کے گرد طواف کرے،تب میت کے چہرے کے مقابل کھڑے ہو کر کہے:

"عَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا أَهْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ،يَا اَللهُ بِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ،وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ"

اور اس کے بعد قبر پر پھول یا سبزہ چڑھائے،اور بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر فاتحہ یا آیت

الکرسی اور اذا زلزلت الارض اور الھکم التکاثر ایک ایک بار اور سورۂ اخلاص سات بار یا دس بار پڑھے،اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ،لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ أَبَدًا أَبَدًا۔ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ"

اس کے بعد کہے یا اللہ! میں نے جو اس وقت پڑھا ہے،اس کا ثواب فلاں بزرگ کی روح کو پہنچے،فاتحہ خوانی کے بعد قبر کے سامنے آئے،اور غلاف کے نیچے ہاتھ رکھ کر اپنی حاجت عرض کرے"

(مرجع سابق،ج2:،ص29,30:،،مطبوعہ نصرۃ المطابع دہلی)

دیکھا آپ نے کہ حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ فرماتے ہیں کہ زیارت قبور کو جائے تو تین یا سات بار قبر شریف کا طواف کرے،آپ حضرت قدس سرہ مزید فرماتے ہیں:

"وشیخ را دست گرفتہ بودند،گرد آنخاک طواف میکرد،و نعرہ میزدند،و درویشان سر و پای برہنہ بخاک میغلطیدند،شیخ گفت ایں روز را تاریخ سازند کہ بہتر ازیں روز دیگر روز نخواہد شد،بعد آں ہر مریدی را کہ داعیہ حج بودے،خاک ویرا ہفت طواف فرمودے،بدیں تقریب بسیار فرمودہ اند،آری خاک دیگر فقیران ہم ایں چنین خواہد شد"

"شیخ ابوسعید کو جب قبض ہوتا تھا تو پیر ابوالفضل کی زیارت کو جاتے تھے، ایک دن قبض تھا،مجلس میں رونا شروع کیا،اس کے بعد پیر ابوالفضل کے مزار پر حاضری دی،جیسے ہی وہاں پہنچے،قبض دور ہو گیا،شیخ نے قبر کے گرد طواف کیا اور کہا

کہ آج کی تاریخ لکھ لو، اس سے بہتر مجھے کوئی دن نصیب نہ ہوگا، جب کوئی مرید حج کا ارادہ کرتا، تو اس کو حکم دیتے تھے کہ پیر ابوالفضل کے مزار کا سات بار طواف کرلو، اور فرماتے تھے کہ دوسرے فقیروں کی خاک میں بھی یہی تاثیر ہوگی"

(مرجع سابق، ج:2، ص:30، مطبوعہ نصرۃ المطابع دہلی)

ان عبارتوں سے واضح ہے کہ مشائخ کبار اور اولیاے ذی وقار کے یہاں مشائخ کرام و اولیاے عظام کی قبروں کا طواف استفاضہ اور حصول برکات کے لیے جائز ہے اور معمولات اہل سنت میں شامل ہے، دیکھا آپ نے حضرت ابوسعید ابو الخیر قدس سرہ کا معمول کہ جب وہ اپنے پیر کی قبر پر حاضری دینے جاتے تو قبر کا طواف کیا کرتے تھے، اور دوسروں کو بھی اس کا حکم فرماتے تھے۔

حضور سرکار سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار اس شان کے قبے کے اندر ہے کہ چاروں طرف سے دروازے بند ہیں، اور پتھر کی جالیاں ہر چہار جانب سے لگی ہوئی ہیں، ایک سمت ایک چھوٹی سی کھڑکی لگی ہے، جو قفل بند رہتی ہے، اس لیے آپ کے روضہ شریف پر ہر چہار جانب سے زوار حصول برکت اور استفاضۂ انوار و تجلیات کے لیے طواف کرتے ہیں، جو جائز و مستحسن ہے۔

چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اپنے فتاویٰ رضویہ جلد/ ۲۲ میں حضور سیدنا مدار پاک سید بدیع الدین احمد حلبی قدس سرہ کے پیر و مرشد سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کا ایک واقعۂ حج بحوالہ مثنوی معنوی مولانا روم قدس سرہ نقل کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"عارف باللہ حضرت مولوی قدس اللہ سرہ المعنوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

1. سوے مکہ شیخ امت بایزید
از براے حج و عمرہ می روید

2. دید پیرے با قدے ہمچوں ہلال
بود در روے فر دگفتاری رجال

3. بایزید او را چو از اقطاب یافت
مسکنت بنمود و در خدمت شتافت

4. گفت عزم تو کجا اے بایزید
رخت غربت را کجا خواہی کشید

5. گفت قصہ کعبہ دارم از ولہ
گفت ہین با خود چہ داری زاد رہ

6. گفت دارم از درم نقرہ دویست نک بہ
بستہ سخت برگوشہ رویست

7. گفت طوفے کن بہ گردم ہفت بار
دین نکوتر از طواف حج شمار

8. حق آں حقے کہ جانت دیدہ است
کہ مرا بر بیت خود بگزیدہ است

9. کعبہ ہر چندے کہ خانہ بر اوست
خلقت من نیز خانہ سر اوست

10. بکرد آں خانہ را در وے نہ رفت
واندریں خانہ بجز آں حی نرفت

11. مراد دیدی خدارا دیدۂ
گرد کعبہ صدق بر گردیدۂ

12. خدمت من طاعت حمد خداست
تانہ پنداری کہ حق از من جداست

13. چشم نیکوں باز کن در من نگر
تا بہ بینی نور حق اندر بشر

14. کعبہ را یکبار بیتی گفت یار
گفت یا عبدی مرا ہفتاد بار

15. بایزیدا کعبہ را در یافتی
صد بہا و عزیز وصد فریافتی

16. بایزید آں نکتہا را ہوش داشت
ہمچو زریں حلقہ اش در گوش داشت

17. آمد از وے بایزید اندر مزید
منتہی در منتہی آخر رسید

ترجمہ: لوگوں کے پیشوا حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ مکہ معظمہ کی جانب حج اور عمرہ کے ارادے سے تیز چلے۔

راہ میں نئے چاند کی طرح ایک کبڑا بزرگ دیکھا اس میں شان وشوکت اور مردوں جیسی گفتگو پائی۔

عرض کی میں چاندی کے دوسو درہم اپنے پاس رکھتا ہوں میں نے اپنی چادر کے ایک کونے میں انھیں مضبوط باندھ رکھا ہے۔

جب حضرت بایزید نے اسے اقطاب زمانہ میں سے پایا تو عجز و انکساری کا اظہار کر کے اس کی خدمت کے لیے دوڑ دھوپ کرنے لگے۔

اس نے فرمایا: اے بایزید! کہاں جانے کا ارادہ ہے، تو نے کہاں جانے کے لیے سامان سفر اختیار کیا۔

حضرت بایزید نے انھیں جواب دیا کہ آج بڑے شوق سے کعبہ شریف کی طرف جانے کا ارادہ کیا ہے، پھر فرمایا وہاں تو اپنے ساتھ کیا زاد راہ رکھتا ہے۔

انھوں نے فرمایا: تو سات مرتبہ میرے گرد اگرد طواف کرلے (یعنی چکر لگالے) اور پھر طواف حج سے اسے زیادہ بہتر شمار کر۔

در حقیقت وہ حق ہے جو تیری جان نے دیکھا ہے کہ اس نے مجھے اپنے گھر پر فضیلت اور فوقیت بخشی ہے۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ کعبہ شریف اس کی بھلائیوں کا گھر (مرکز) ہے، لیکن میری تخلیق تو اس کے اندرون خانہ سے ہوئی ہے۔

جب وہ گھر بنایا تو اس کا چکر نہ لگایا اور اس گھر میں بغیر اس زندہ جاوید کے کوئی دوسرا نہیں آیا۔

جب تو نے مجھے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھا گویا کہ تو نے سچائی کے کعبہ کے آس پاس پھیرے لگائے۔

میری خدمت کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور تعریف ہے، لہذا یہ نہ سمجھنا کہ حق مجھ سے دور ہے۔

اچھی طرح آنکھ کھول کر مجھے دیکھ تا کہ تو انسانی لباس میں نور حق دیکھے۔

کعبہ شریف کو ایک دفعہ یار نے اپنا گھر فرمایا لیکن اس نے ستر مرتبہ مجھے اے

میرے بندے کہہ کر بلایا۔

اے بایزید! اگر تو نے کعبہ شریف کو پالیا تو یوں سمجھ لیجیے کہ تو نے سیکڑوں عزت و شوکت اور مرتبے کو پالیا۔

جب وہ باریک باتیں حضرت بایزید کے عقل و ہوش میں بیٹھ گئیں، تو گویا انھوں نے سنہری بالی اپنے کان میں ڈال لی۔

ان کی زیارت سے حضرت بایزید میں معرفت کا اضافہ ہوگیا، اور سلوک میں انتہائی طالب اپنے مدعا کی انتہا کو پہنچ گیا۔

(فتاوی رضویہ، ج ۲۲: ص396:-398، رضافاؤنڈیشن لاہور)

بادشاہ ہندشاہ جہاں کا فرزند دارہ شکوہ قادری اپنی کتاب سکینۃ الاولیا میں حضرت میاں میر قادری علیہ الرحمہ کے متعلق لکھتا ہے:

"و ہر شب جمعہ خلقی انبوہ بطواف و زیارت مرقد منور آں قدوۃ اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفتہ مستفیض می گردند، خصوصا ہرکہ از اصحاب میانجیو است لازم دارد کہ ہر شب جمعہ خود را بطواف آں کعبۂ مقصود مشرف سازد، و ہر کس را حاجتی و مرادی باشد، از رفتن و زیارت کردن آں مرقد متبرک بحصول انجامد"

ترجمہ: اس قدوۃ الاولیا رضی اللہ عنہ کے مزار کے طواف و زیارت کے لیے ہر جمعرات کو کثیر تعداد میں لوگ آتے اور مستفید ہوتے ہیں، بالخصوص حضرت میاں جیو رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب ہر جمعرات کو اس کعبۂ مقصود کے طواف کا شرف حاصل کرنا ضروری سمجھتے ہیں، جو شخص مراد مانگنے آتا ہے، اس متبرک مزار کی زیارت کے بعد اس کی مراد پوری ہو جاتی ہے۔

(سکینۃ الاولیا، ص97: کیفیت وفات میاں میر، مؤسسہ مطبوعات علمی ایران)

تیرھویں صدی کے مجدد اور حضرت سید آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ کے استاذ محترم حضرت شیخ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم جناب حضرت محدث شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" نامی اپنے رسالہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"چوں در مقبرہ در آید، دوگانہ بروح آں بزرگوار ادا کند، اگر سورۂ فتح یاد باشد، در اول رکعت بخواند و در دوم اخلاص والا ہر دو رکعت پنج بار اخلاص بخواند، و بعدہ قبلہ را پشت دادہ بنشیند، و یک بار آیت الکرسی و بعضے سورتہا کہ در وقت زیارت می خوانند، چنانچہ سورۂ ملک وغیرہ ذالک بعد قل گوید، پس از فاتحہ یازدہ بار سورۂ اخلاص بخواند و ختم کند، تکبیر گوید و بعدہ ہفت کرہ طواف کند، در آں تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند، بعدہ طرف پایاں رخسار نہد و بیاید نزدیک روے میت بنشیند بگوید یا رب بست و یکبار و بعد اول طرف آسمان بگوید یا روح و در دل ضرب کند یا روح الروح مادام کہ انشراح

جب مقبرہ میں داخل ہو تو دو رکعت اس بزرگ کی روح کے لیے ادا کرے، اگر سورۂ فتح یاد ہو تو پہلی رکعت میں پڑھے، اور دوسری میں اخلاص پڑھے، اگر فتح یاد نہ ہو، تو دونوں رکعتوں میں پانچ پانچ بار سورۂ اخلاص پڑھے، اس کے بعد قبلہ کی طرف پشت کرکے بیٹھ جائے، اور ایک بار آیت الکرسی اور وہ سورتیں پڑھے، جو عموما زیارت کے وقت پڑھی جاتی ہیں، مثلا سورۂ ملک وغیرہ اس کے بعد قل پڑھے، اور فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر ختم کرے اور تکبیر کہے، اس کے بعد سات دفعہ طواف کرے، اور اس میں تکبیر پڑھتا جائے، اور دائیں طرف سے طواف شروع کرے، اس کے بعد پاوں کی طرف رخسار رکھے، اور میت کی

یابدایں ذکر بکندان شاء اللہ تعالیٰ کشف قبور وکشف ارواح حاصل آید۔

طرف بیٹھ کر اکیس بار یارب کہے، پھر آسمان کی طرف رخ کرکے یا روح کہے، اور اپنے دل پر یاروح الروح کی ضرب لگائے، جب تک انشراح نہ ہو، یہ ذکر کرتا رہے، ان شاء اللہ تعالیٰ کشف قبور اور کشف ارواح یہ دونوں حاصل ہوجائیں گے۔"

(الانتباہ فی سلاسل الاولیاص99: / 100، ذکر برائے کشف قبور، مطبوعہ برقی پریس دہلی)

صاحب حجۃ اللہ البالغہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ جو اکابر علمائے دیوبند کے بھی پیشوا ہیں، آپ کے اس ارشاد سے بھی واضح ہوا کہ صاحب قبر کے ساتھ مناسبت روحی پیدا کرنے، اور فیوض و برکات حاصل کرنے کی نیت سے اولیاے عظام کے قبور و مراقد کا طواف جائز و معمولات اہل سنت سے ہے۔

چونکہ سرکار اولیاے کاملین اور ملک العارفین حضور سیدنا وسندنا بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب مبارک پر نعمات الٰہیہ اور فیوض و برکات لامتناہیہ کے انوار و تجلیات مسلسل حریم قدس سے وارد ہوتے رہتے تھے، اسی لیے اصحاب عرفان حقیقت، عاشقان راہ طریقت، طالبان برکات و رحمت، دیوانگان ذات اقدس اور خادمان درگاہ عزت مرقد منور پر ہر چہار جانب سے اور ہر چہار جالیوں سے ان فیوض و برکات سے مالا مال ہونے کا قصد کرتے ہیں، اور اس مرقد پر انوار برکت آثار کے گرد اگرد طواف کرکے اپنے عشق، دیوانگی اور طلب و خدمت کا حصہ

لیتے ہے۔

مخدوم زادہ حضرت سید محمد اکبر حسینی قدس سرہ ملفوظات گیسو دراز بندہ نواز میں لکھتے ہیں:

"روز دوشنبہ بست ونہم ماہ مذکور وقت نماز دیگر در باب طواف غیر کعبہ بود کمترین خدمت گاران روایت سجی بصحابہ خواند کہ عن علی رضی اللہ عنہ رأیت رسول اللہ ﷺ والحلاق یحلقہ وأصحابہ یطوف بہ حولہ و یقصدون أن لا یقع شعرۃ من شعراتہ علی الأرض یعلی می فرماید کہ رسول اللہ محلوق می شد در حجۃ وداع و یاران رسول اللہ گرد رسول اللہ می گشتند و اہتمام وقصد می نمودند تا موے مبارک رسول اللہ بر زمین نیفتد"

ترجمہ: بروز پیر 29/صفر المظفر ایک نماز کے وقت غیر کعبہ کے طواف کے بارے میں ذکر ہوا، خاکسار نے صحابہ سے متصل ایک روایت پڑھی، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهٗ وَأَصْحَابُهٗ يَطُوْفُ بِهٖ حَوْلَهٗ وَ يَقْصُدُوْنَ أَنْ لَا يَقَعَ شَعْرَةٌ مِّنْ شَعَرَاتِهٖ عَلَى الْأَرْضِ، يَعْنِيْ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر شریف مونڈایا، اور صحابۂ کرام رسول کریم ﷺ کے ارد گرد طواف کر رہے تھے، اور کوشش کر رہے تھے کہ حضور کے موے مبارک کا ایک بال بھی زمین پر نہ گرے۔

(جوامع الکلم المعروف بہ ملفوظات بندہ نواز گیسو دراز، ص324: مطبوعہ نظامی پریس عثمان گنج حیدرآباد)

حضرت احمد سعید مجددی فاروقی علیہ الرحمہ تحقیق الحق المبین میں رقم طراز ہیں:

"مولف اربعین نے کہا کہ اسی طرح قبر کے گرد طواف کرنا جائز نہیں، میں کہتا ہوں کہ ملا علی قاری کی عبارت سے ممانعت معلوم ہوتی ہے، مگر مطالب المومنین میں اس کا جواز نقل کیا گیا ہے، حیث قال و اِن کان قبر عبد صالح ویمکن اَن یطوف حولہ طاف ثلاثا اَو سبعاً، ترجمہ: اگر قبر بندۂ صالح کی ہے، اور اس کے گرد چکر لگانے بھی ممکن ہیں، تو تین یا سات مرتبہ چکر لگائے، نیز مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب نفحات الانس میں ابو الخیر سے جواز کی روایت نقل کی ہے"

(تحقیق الحق المبین فی اجوبۃ مسائل اربعین (مترجم) ص123: مکتبہ مجددیہ حیدر آباد پاکستان)

سلسلۂ اشرفیہ کے محدث اعظم حضرت علامہ ومولانا سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ اپنے رسالہ" تین اہم مسائل" میں لکھتے ہیں:

"دوسری قسم طواف استفاضہ ہے، اور اس کی حقیقت اتنی ہے کہ قبور بزرگان دین کے گرد اس لیے پھرے کہ صاحب قبر سے فیوض و برکات حاصل کرے، اس طواف کو طواف اس لیے کہتے ہیں کہ عربی زبان میں طواف کے معنیٰ کسی چیز کے گرد گھومنا ہے، ورنہ وہ اصطلاح جو طواف خانۂ کعبہ کی ہے، اس سے کچھ لگاو نہیں ہے... طواف افاضہ و استفاضہ کے بھی دو معنی ہیں؛ ایک مکہ معظمہ کے بھی ایک خاص طواف کو کہتے ہیں، اصطلاح متاخرین میں جس کا پتہ کلام متقدمین میں نہیں ملتا، اور دوسرے وہی طلب فیض بزرگان جو اوپر مذکور ہوا۔ ولا مشاحۃ فی الاصطلاح۔ بہر حال اس طواف قبور کے متعلق جو اختلاف ہے، وہ علما میں ہے، اور اس اختلاف کا بہترین نتیجہ یہ ہے کہ عام طور پر نہ کرنا کرنے سے زیادہ بے خطر ہے، اور کرنے والوں پر طعن کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے، لیکن عرفا میں یہ مسئلہ بلا اختلاف

ہے، ہمیشہ سے اہل اللہ جو یقیناً اہل التقویٰ و اہل الخشیۃ ہیں، طواف قبور کرتے اور اس کو جائز سمجھتے ہیں۔

(تین اہم مسائل، ص40: ،41، مطبوعہ اشرفیہ اسلامک فاونڈیشن)

سلسلۂ اشرفیہ کے محدث اعظم لطائف اشرفی کا حوالہ نقل کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

"یہ تعلیم اس بارگاہ عالم پناہ کی ہے، جس کی نسبت غلامی پر مستفتی اور اس کے جوار کے مسلمانوں کو پانچ سو برس سے ناز ہے، بلکہ جوار مستفتی کے مشہور مناع غنیمت حسین کو اسی سرکار کی نسبت اور انھی کی تعلیمات کی اشاعت کا دعویٰ ہے، اب کس کے منہ میں زبان اور سینے میں جگر ہے، جو ایمان سے بے پرواہ ہو کر اس تعلیم غوث کو شرک و بدعت، حرام و ناجائز کہہ کر معاذ اللہ بارگاہ غوثیت سے اعراض کا مجرم ہو"

(تین اہم مسائل، ص43: مطبوعہ اشرفیہ اسلامک فاونڈیشن حیدر آباد ہند)

آپ کی اس کتاب کے اخیر میں مندرجہ ذیل حضرات کی تصحیحات موجود ہیں:

1. اعلیٰ حضرت علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ
2. حضرت محمد سلیمان بھاگل پوری علیہ الرحمہ
3. حضرت سید محمد نعیم الدین مفسر مراد آبادی علیہ الرحمہ
4. حضرت مولانا احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ وغیرہ۔

(مرجع سابق، 47: 48، مطبوعہ اشرفیہ اسلامک فاونڈیشن حیدر آباد انڈیا)

علماے دیوبند اور طواف مزارات

تعظیم وتقرب کے بجاے حصول برکت اور مناسبت روحی پیدا کرنے کے لیے طواف کرنا اور چکر لگانا علماے دیوبند کے نزدیک بھی کسی قدر جائز مانا گیا ہے، جیسا کہ علماے دیوبند کے امام مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھا ہے:

”شاہ ولی اللہ صاحب کا ارشاد طواف اصطلاحی نہیں ہے، جو تعظیم وتقرب کے لیے کیا جاتا ہے، اور جس کی ممانعت ہے نصوص شرعیہ سے ثابت ہے، بلکہ طواف لغوی ہے، یعنی محض اس کے مزار کے گرد پھرنا واسطے پیدا کرنے مناسبت روحی کے صاحب قبر کے ساتھ اور لینے فیوض کے بلا قصد تعظیم وتقرب کے، اور وہ بھی عوام کے لیے نہیں، جن کو فرق مراتب کی تمیز نہیں، بلکہ اہل نسبت کے لیے جو جامع ہو درمیان شریعت وطریقت کے“

مزید آگے رقم کرتے ہیں:

”اسی طرح کشف قبور کے عمل میں جو طواف ذکر کیا ہے، وہ بھی تعظیم کے لیے نہیں ہے، جیسا کہ عوام الناس بلکہ بعض خواص کالعوام کرتے ہیں، محض اثر لینے کے لیے اس کے چاروں طرف پھرے“

(حفظ الایمان مع بسط البیان، ص:10 / 11، مکتبہ تھانوی دیوبند)

علماے دیوبند کے امام کی اس تحریر سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کے قبور سے برکت حاصل کرنے اور صاحب قبر کے ساتھ مناسبت روحی پیدا کرنے کی نیت سے قبر کے گرد اگرد پھرنا اور طواف کرنا جائز ہے، البتہ تقرب و عبادت و نہایت تعظیم کی نیت سے طواف کرنا جائز نہیں ہے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

: کتبہ :
ابوالحماد محمد اسرافیل
حیدری مداری غفرلہ
خادم دارالافتا آستانۂ عالیہ مداریہ
و
پرنسپل جامعہ عربیہ مدارالعلوم مدینۃ الاولیا مکن پور شریف
موبائل نمبر:9793347086

●

Printed by : Smile Graphics, Kanpur
Mobile No. : 9335354898